Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الفضلَ بیدِ اللہِ یُؤتیہِ مَن یَّشاءُ
عسٰی اَن یَّبعثکَ ربُّکَ مقاماً محمودًا

فون ۴۶۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل روزنامہ ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۴/جمادی الاوّل ۱۳۹۳ھ ۱۶/احسان ۱۳۵۲ ہش ۱۶/جون ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۳۵

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے ایمان اور عرفان کی تکمیل ہو گئی

جس مقام پر معرفت اور دلائل طبعی طور پر ختم ہو جاتے ہیں اسے ختمِ نبوت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے

"ختمِ نبوّت کو یوں سمجھ سکتے ہیں کہ جہاں پہ دلائل اور معرفت طبعی طور پہ ختم ہو جاتے ہیں وہ وُہی حد ہے جس کو ختمِ نبوّت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس کے بعد مُلحدوں کی طرح نکتہ چینی کرنا بے ایمانوں کا کام ہے۔ ہر بات میں بیّنات ہوتے ہیں اور اُن کا سمجھنا معرفت کاملہ اور نورِ بصر پر موقوف ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے ایمان اور عرفان کی تکمیل ہوئی۔ دُوسری قوموں کو روشنی پہنچی۔ کسی اور قوم کو بیّن اور روشن شریعت نہیں ملی۔ اگر ملتی تو کیا وہ عرب پہ اپنا کچھ بھی اثر نہ ڈال سکتی؟ عرب سے وہ آفتاب نکلا کہ اُس نے ہر قوم کو روشن کیا اور ہر بستی پہ اپنا نور ڈالا۔ یہ قرآنِ کریم ہی کو فخر حاصل ہے کہ وہ توحید اور نبوّت کے مسئلہ میں کُل دُنیا کے مذاہب پہ فتحیاب ہو سکتا ہے۔ یہ فخر کا مقام ہے کہ ایسی کتاب مسلمانوں کو ملی ہے۔ جو لوگ حملہ کرتے ہیں اور تعلیم و ہدایت اسلام پر معترض ہوتے ہیں۔ وہ بالکل کور باطنی اور بے ایمانی سے بولتے ہیں۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۸۳)

"دراصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجُود باجُود سے انبیاء علیہم السلام کو ایسی ہی نسبت ہے جیسی کہ ہلال کو بدر سے ہوتی ہے۔ ہلال کا وجود ایک تاریکی میں ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ اپنے کمال کو پہنچ کر بدر بن جاتا ہے تو وہ بدر اپنی پہلی حالت ہلال کا مُثبت اور مُصدّق ہو جاتا ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ اگر رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتے تو پہلے نبی اور اُن کی نبوّتوں کے پہلو مخفی رہتے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۸۱)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۶/احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

گرمی کے اثر کی وجہ سے طبیعت کچھ ناساز ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضورؒ کو کامل و عاجل صحت عطاء فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۔ ۱۵/احسان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین میڈرڈ سے تحریر فرماتے ہیں کہ میرا بچہ عزیز احسان الٰہی بشیر (۱۲ سال) گردہ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ اسے ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا۔ تین ہفتے مختلف ٹسٹ ہوتے رہے جس کے بعد ادویات دینی شروع کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عزیز کے منہ اور جسم سے ورم کافی دور ہو گیا ہے اور پیشاب کی مقدار بھی نارمل ہو رہی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جو ہمارا حقیقی مولا کریم اور شافی مطلق ہے۔ اپنے خاص فضل سے عزیز کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۔ ۱۵/احسان ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ نصرت گرلز ہائی سکول اور فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ موسم گرما کی تعطیلات کی وجہ سے آج سے بند ہو گئے ہیں۔ اب یہ مدارس یکم ستمبر ۱۹۷۳ء کو کھلیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ

فضل عمر درس القرآن کلاس کی تاریخیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ فضل عمر درس القرآن کلاس ۲۱/جولائی سے ۱۷/اگست تک ہوگی۔

حسب سابق ایک ہفتہ ضلعی ہیڈکوارٹرز میں اور تین ہفتہ ربوہ میں کلاسیں ہوں گی۔ امراء کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ۲۱/جولائی سے ۲۷/جولائی تک اپنے ہاں اس کلاس کے انعقاد کا انتظام فرمائیں۔ اور کوشش کریں کہ تمام جماعتوں کی زیادہ سے زیادہ نمائندگی ہو۔ ۲۷/جولائی کو طلبہ ربوہ پہنچ جائیں تا وہ شروع سے ہی تعلیمی و تربیتی پروگرام سے فائدہ اٹھا سکیں۔

طالبات ۲۸/جولائی سے ہی زیر نگرانی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ میں اپنا تدریسی پروگرام شروع کریں گی۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

پبلشر:۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ ماہ احسان ۱۳۵۲ ہش

مخالفینِ حق کی ایک بنیادی خرابی

مخالفینِ حق جہاں اور بہت سی برائیوں میں ملوث ہوتے ہیں وہاں ان میں ایک برائی ایسی پائی جاتی ہے جسے خدا تعالیٰ نے ان کی بنیادی برائی قرار دیا ہے اور وہ ہے ظلم۔ جیسا کہ فرمایا وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ (البقرۃ آیت ۲۵۵) یعنی حق کا انکار کرنے والے ہی ظالم ہیں۔ ان سے تین قسم کے ظلم سرزد ہوتے ہیں اوّل تو وہ حق کا انکار کرکے خود اپنی جان پر ظلم کرتے ہیں۔ دوسرے وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہرا کر اور اس کی آیات کا انکار کرکے حقوق اللہ کے بارہ میں ظلم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ تیسرے وہ حق کو قبول کرنے والوں یعنی مومنوں کو مظالم کا تختۂ مشق بنا کر حقوق العباد کے بارہ میں مسلسل ظلم کا ارتکاب کرکے اپنے آپ کو خدائی گرفت کا مستحق بناتے ہیں۔

اگر وہ ظلم سے کسی صورت باز نہ آئیں اور اسی حالت میں اس دنیا سے کوچ کر جائیں تو انہیں اپنے ان ہر سہ قسم کے مظالم کی اس دنیا میں بھی سزا ملتی ہے اور اگلے جہان میں بھی وہ دردناک عذاب میں مبتلا کئے جاتے ہیں۔ اس دنیا میں ان کی ناکامیوں اور نامرادیوں نیز اگلے جہان میں ان کی سزایابیوں کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بڑی تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ اس دنیا میں تو ان کی انتہائی سزا یہ بیان ہوئی ہے کہ ان کی جڑ کاٹ دی جاتی ہے یعنی ان کا نام و نشان تک مٹ جاتا ہے جیسا کہ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا (الانعام آیت ۴۶) سے ظاہر ہے۔ اگلے جہان میں ان کو ملنے والی سزا اور اس کی ہولناکی کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اُن کے دل میں اُس وقت یہ خواہش پیدا ہوگی کہ اے کاش بڑے سے بڑا فدیہ دے کر بھی وہ اس دردناک عذاب سے بچ سکیں تو بچ جائیں لیکن اُس وقت کسی قسم کا فدیہ ادا کرنا اُن کے لئے ممکن ہی نہ ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کو ملنے والے عذاب اور اُس عذاب سے بچنے سے متعلق اُن کی دلی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ مِن سُوءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ وَبَدَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ۝ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ (الزمر آیات ۴۸، ۴۹)

اور اگر ظالم لوگ زمین میں جو کچھ ہے اس کے مالک ہوتے بلکہ اتنا ہی اور بھی ان کے پاس ہوتا تو وہ قیامت کے دن عذاب سے بچنے کے لئے اسے فدیہ کے طور پر دیدیتے۔ اور اللہ کی طرف سے ان پر وہ کچھ ظاہر ہو جائیگا جس کا وہ گمان بھی نہیں رکھتے تھے۔ اور ان کے اعمال کی برائیاں ظاہر ہو جائیں گی اور جس عذاب کے بارہ میں وہ ہنسی کیا کرتے تھے وہ ان کو چاروں طرف سے گھیر لے گا۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ ظلم وہ بنیادی برائی ہے جو مخالفینِ حق میں پائی جاتی ہے اور جس کی وجہ سے نہ صرف دنیا میں انہیں ناکامی و نامرادی اور بالآخر مکمل تباہی سے دوچار ہونا پڑتا ہے بلکہ اگلے جہان میں بھی ان کے لئے انتہائی دردناک عذاب مقدر ہوتا ہے۔ اس کے بالمقابل حقیقی مومنوں میں ایمان کے نتیجہ میں جو بنیادی وصف پیدا ہوتا ہے وہ عدل ہوتا ہے جو ظلم کی جڑ کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔ اسی لئے اس امر کا امکان ہی باقی نہیں رہتا کہ حقیقی مومن کبھی ظلم کے مرتکب ہو سکیں۔ وہ ظلم کے جواب میں بھی ظلم کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے۔ وہ خود تکلیف اٹھا لیتے ہیں لیکن دوسروں کو تکلیف دینا اُن کے لئے ممکن ہی نہیں رہتا۔

ہر چند کہ ایمانِ حقیقی کا ایک بنیادی ثمر عدل کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے جس کی وجہ سے ظلم کی بنیاد ہی باقی نہیں رہتی تاہم جو لوگ ظاہری طور پر ایمان لانے کے باوجود اس امر کے سزاوار نہیں ہوتے کہ ان کے متعلق کہا جا سکے کہ ایمان ان کے دلوں میں داخل ہو گیا ہے ان کے لئے یہ خطرہ موجود ہوتا ہے کہ وہ کسی نہ کسی لحاظ سے ظلم کے مرتکب نہ ہو جائیں۔ کمزور ایمان والے یا وہ جن میں نفاق کا مادہ ہو اُن کے ظلم میں ملوث ہونے کا امکان موجود ہوتا ہے تاہم ان کے ظلم کی نوعیت حق کے کھلے دشمنوں کے ظلم کی نوعیت سے مختلف ہوتی ہے۔ ان سے سرزد ہونے والے مظالم کا بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خاصی تفصیل سے ذکر کیا ہے اور وہ ہے اعتداء یعنی حدود اللہ سے باہر نکلنا، حق کے دشمنوں کے ساتھ دوستانہ روابط رکھنا، خدا تعالیٰ اور رسولؐ کی اطاعت سے جی چرانا وغیرہ وغیرہ۔ یہ لوگ اس قسم کے مظالم کے مرتکب ہو کر ہدایت سے دور جا پڑتے ہیں اور اپنے آپ کو اس سزا اور عقوبت کا مستحق بنا لیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں ظالموں کے لئے مقرر کی ہے اور جس پر اُس نے قرآن مجید میں بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے ساتھ ترقی اور غلبہ نیز اخروی انعامات کے جو وعدے کئے ہیں وہ صرف اور صرف اُن مومنوں کے حق میں ہی پورے ہوتے ہیں جو حقیقی ایمان سے مالا مال ہوتے ہیں اور جن میں ظلم کی طرف میلان کا خفیف سے خفیف شائبہ بھی نہیں پایا جاتا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ ۝ (الانعام آیت ۸۳)

جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے مخلوط نہیں کیا اُنہی لوگوں کے لئے امن مقدر ہے اور وُہی ہدایت پانے والے ہیں۔

پس مخالفینِ حق کی ایک بنیادی خرابی وہ ظلم ہوتا ہے جو وہ مومنوں کے خلاف روا رکھتے ہیں یہ ظلم فی الاصل وہ خود اپنی جانوں پر ہی کر رہے ہوتے ہیں کیونکہ انجامِ کار انہیں اس کا زبردست خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے اور آخرت کا عذاب اس پر مستزاد ہوتا ہے۔ اِن حالات میں جہاں مومنوں کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ ان مظالم کے دوران صبر و استقامت کا عدیم النظیر مظاہرہ کرکے اپنے حقیقی مومن ہونے کا ثبوت دیں وہاں اُن کے لئے یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنے میں سے کسی کے بھی ایمان کو کسی بھی نوع کے ظلم سے مخلوط نہ ہونے دیں تاکہ وہ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ کے مصداق بنے رہیں۔

کون میرا خدا ہے تیرے سوا

کون مشکل کشا ہے تیرے سوا — کون حاجت روا ہے تیرے سوا
کون مضطر نواز ہے تجھ بن — کون راحت فزا ہے تیرے سوا
کون منزل رساں ہے تیرے بغیر — کون جادہ نما ہے تیرے سوا
کون تیرا ہے بندۂ ناچیز — کون میرا خدا ہے تیرے سوا
کس کے در پر کروں جبیں سائی — کس کو سجدہ روا ہے تیرے سوا
کس کی عادت ہے لطف فرمائی — کس کا شیوہ عطا ہے تیرے سوا
جس کے لب پر "نہیں" نہیں آتی — کون جانِ حیا ہے تیرے سوا
کس نے دامن بھرا ہے تیرے بغیر — کس نے جامہ دیا ہے تیرے سوا
روپ میں جو دیا میں یکتا ہو — کون ایسا پیا ہے تیرے سوا
جب بھی اٹھا قدم مبشر کا
کون بڑھ کر ملا ہے تیرے سوا

(مبشر احمد رحیمی، ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصبِ ختمِ نبوت سے متعلق حضرت مہدی موعود کا عارفانہ علم کلام

اور

دیوبندی تحریک کے ممتاز عالم مولانا محمد طیب صاحب کا حیرت انگیز اعتراف حق

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

دربارِ محمدی میں مہدی موعود کی رسائی

اللہ جلشانہ نے اپنی آخری کتاب میں حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو سراجِ منیر کے منفرد و ممتاز اور مثالی خطاب سے نوازا ہے یعنی آسمانی نبوت کا آفتاب جو اپنی فیض رسانی سے دوسروں کو بھی بقعۂ نور بنا دیتا ہے۔ حضرت مہدی موعود بانیٔ جماعت احمدیہ کو اس آفتاب نبوت کے پُر انوار اور مقدس چہرہ کی متعدد بار زیارت نصیب ہوئی اور آپ اگرچہ تیرھویں صدی ہجری کے وسط میں پیدا ہوئے۔ مگر آپ نے آنحضرت کی بے مثال غلامی اور جاں نثاری اور عاجزانہ راہوں کو اختیار کر کے قرنوں اور صدیوں کا فاصلہ نہایت برق رفتاری سے طے کر لیا اور عنفوانِ شباب میں دربار محمدی تک رسائی پا کر اپنی نورانی اور کشفی آنکھوں سے چہرۂ محمدی کا مشاہدہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

چنانچہ آپ خود اپنے اولین قلبی واردات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اوائل ایام جوانی میں ایک رات میں نے (در رؤیا) دیکھا کہ میں ایک عالیشان مکان میں ہوں جو نہایت پاک اور صاف ہے اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور چرچا ہو رہا ہے۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ حضور کہاں تشریف فرما ہیں؟ انہوں نے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا چنانچہ میں دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر اس کے اندر چلا گیا اور جب میں حضور کی خدمت میں پہنچا تو حضور (علیہ السلام) بہت خوش ہوئے اور حضور نے عمدہ رنگ میں میرے سلام کا جواب دیا۔ آپ کا حسن و جمال اور ملاحت اور آپ کی پُر شفقت اور پُر محبت نگاہ اب تک مجھے یاد ہے اور وہ مجھے کبھی بھول نہیں سکتی۔ آپ کی محبت نے مجھے فریفتہ کر لیا اور آپ کے حسین و جمیل چہرہ مبارک نے مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا۔"

(ترجمہ از آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۹)

پھر فرماتے ہیں:

"آنحضرت بڑے جاہ و جلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح کرسی پر جلوس فرما رہے تھے ...... میں نے دیکھا کہ آنحضرت کی کرسی مبارک اپنے پہلے مکان سے بہت ہی اونچی ہو گئی اور جیسے آفتاب کی کرنیں چھوٹتی ہیں ایسا ہی آنحضرت کی پیشانی مبارک متواتر چمکنے لگی۔"

(براہین احمدیہ حصہ سوم ص ۲۴۸-۲۴۹ حاشیہ در حاشیہ)

۱۸۶۴ء-۶۵ء کی اس ابتدائی تجلی آفتاب محمدیت کے بعد آپ کو آنحضرت کی زبان مبارک سے بیسیوں مرتبہ کلام سننے اور ملاقات کرنے اور معانقہ سے مشرف ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ایک دفعہ آپ نے دیکھا کہ حضور علیہ السلام ایک گھوڑے پر رونق افروز ہو کر آگے تشریف لے جا رہے ہیں۔ ایک اور موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو بارگاہ ایزدی میں لے گئے اور وہاں سے آپ کو ایک چیز ملی جس کے متعلق ارشاد ہوا کہ سارے جہان میں تقسیم کر دو۔

ختم نبوت کی حقیقت کا انکشاف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ نمائی آپ کے زندگی بخش کلام اور حضور کی براہ راست تربیت کی برکت سے نہ صرف یہ کہ آپ کو مقام ختم نبوت پر ایک زندہ یقین اور زندہ ایمان حاصل ہوا بلکہ اس عظیم الشان آسمانی منصب کی نسبت ایک بسیط عارفانہ تصور دربار محمدی سے آپ کو عطا ہوا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوت یقین، معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے اور ان کا ایسا ظرف ہی نہیں ہے۔ وہ اس حقیقت اور راز کو جو خاتم الانبیاء کی ختم نبوت میں ہے سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ انہوں نے صرف باپ دادا سے ایک لفظ سنا ہوا ہے مگر اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں اور نہیں جانتے کہ ختم نبوت کیا ہوتا ہے اور اس پر ایمان لانے کا مفہوم کیا ہے؟ مگر ہم بصیرت تام سے (جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ہم پر ختم نبوت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے ایک خاص لذت پاتے ہیں جس کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا بجز ان لوگوں کے جو اس چشمہ سے سیراب ہوں۔"

(ملفوظات جلد اول ص ۳۴۲ طبع سوم)

حضرت بانی جماعت احمدیہ کا ختم نبوت کے متعلق عارفانہ علم کلام

حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے اپنی کتب، مراسلات اور ملفوظات میں ختم نبوت کے بلند ترین و ارفع ترین مقام و منصب کی حقیقت پر ایسی روشنی ڈالی ہے کہ گویا دل ہی چیر کے دکھا دیا ہے۔

آپ کے عارفانہ علم کلام میں جو آسمانی معرفت سے لبریز اور عشق رسول میں ڈوبا ہوا ہے ختم نبوت سے متعلق جن بے شمار پہلوؤں کی نشاندہی کی گئی ہے ان میں حضور کی قوت قدسی فیضان اور عالمگیر برکات و ثمرات کا پہلو سب سے نمایاں و منفرد ہے۔

آپ نے یہ انقلابی نظریہ پیش فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چشمۂ افادات ہیں۔ سب نبیوں کو آپ کے طفیل انوار نبوت عطا ہوئے اور آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

۱۔ "ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چشمۂ افادات مانتے ہیں"

(ملفوظات جلد سوم ص ۱۱۷)

۲۔ "آں شہ عالم کہ نامش مصطفیٰ
سید عشاق حق شمس الضحیٰ
آنکہ ہر نورے طفیل نور اوست
آنکہ منظور خدا منظور اوست"

(براہین احمدیہ ص ۵۲۵ حصہ چہارم)

یعنی وہ تمام جہان کا بادشاہ جس کا نام مصطفیٰ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو خدا کے عاشقوں کا سردار اور شمس الضحیٰ ہے ہر ایک نور اس کے نور کے طفیل ہے آپ کا محبوب خدا کا محبوب ہے۔

۳۔ "وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے"

(حقیقۃ الوحی ص ۱۱۶)

۴۔ "وہ مسلمانوں میں سے سخت نادان اور بد قسمت وہ لوگ ہیں جو ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابدی فیض سے ایسا اپنے تئیں محروم جانتے ہیں گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ زندہ چراغ نہیں ہیں بلکہ مردہ چراغ ہیں جن کے ذریعہ سے دوسرا چراغ روشن نہیں ہو سکتا .... مگر خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں آپ کا نام سراج منیر رکھا ہے جو دوسروں کو روشن کرتا ہے اور اپنی روشنی کا اثر ڈال کر دوسروں کو اپنی مانند بنا دیتا ہے۔"

(چشمہ مسیحی ص ۳۲ تا ۳۳)

۵۔ "اللہ جلّ شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی"

(حقیقۃ الوحی ص ۹۷ حاشیہ)

یہ ہے صداقت کی وہ آواز جس کو "انکار ختم نبوت" کا نام دے کر ۸۰ سال سے کفر کے فتووں کے ذریعہ دبانے کی ناکام کوشش کی گئی مگر اب خدا کے فضل و کرم سے وہ آواز دیوبند جیسے مخالف احمدیت مرکز سے بھی پورے زور سے بلند ہونے لگی ہے۔

(باقی)

اسلام میں قرضہ

از مکرم انعام الحق صاحب کوثر ۔ شاہد

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اس لئے عالمی مسائل کا حل اس نے اپنے ذمہ لیا ہے اور اس فرض کو خوب نبھایا ہے عالمی مسائل میں سے قرض کا مسئلہ بھی ہے۔

اسلام نے اس ضمن میں یہ اصولی تعلیم بیان فرمائی ہے۔

یا ایھا الذین امنوا اذا
تداینتم بدین الی اجل
مسمی فاکتبوہ ولیکتب
بینکم کاتب بالعدل
ولا یاب کاتب ان یکتب
کما علمہ اللہ فلیکتب
ولیملل الذی علیہ الحق
ولیتق اللہ ربہ ولا یبخس
منہ شیئا فان کان الذی
علیہ الحق سفیھا او ضعیفا
اولا یستطیع ان یمل ھو
فلیملل ولیہ بالعدل
واستشھدوا شھیدین
من رجالکم فان لم یکونا
رجلین فرجل وامراتن
ممن ترضون من الشھداء
ان تضل احدھما فتذکر
احدھما الاخری ولا یاب
الشھداء اذا ما دعوا ولا
تسئموا ان تکتبوہ
صغیرا او کبیرا الی اجلہ
ذالکم اقسط عند اللہ واقوم
للشھادۃ وادنی الا ترتابوا
الا ان تکون تجارۃ حاضرۃ
تدیرونھا بینکم فلیس
علیکم جناح الا تکتبوھا

(بقرہ ۲۸۳)

اس آیت میں مندرجہ ذیل ہدایات دی گئی ہیں:۔

اول: قرض کی ادائیگی کا وقت معین کرنا چاہیئے

دوم: روپیہ کا لین دین ضبط تحریر میں لانا چاہیئے۔

سوم: لکھنے والا ان دو کے علاوہ کوئی تیسرا شخص ہو۔

چہارم: کاتب لکھنے سے انکار نہ کرے۔

پنجم: قرض دار لکھوائے

ششم: کاتب لکھتے وقت کوئی چیز کم نہ کرے

ہفتم: اگر قرض دار کم عقل ہو تو اس کا ولی املاء کرائے۔

ہشتم: قرضہ دینے کے وقت دو مرد گواہوں کی موجودگی لازم ہے اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہونی چاہئیں۔

نہم:۔ گواہ ہر دو فریق کے پسندیدہ ہونے چاہئیں اور وہ گواہی کی اہلیت بھی رکھتے ہوں۔

دہم: جب گواہوں کو گواہی کے لئے بلایا جائے تو وہ آنے سے انکار نہ کریں

الغرض ان شرائط کے ساتھ قرضہ دینے میں کوئی پس و پیش نہیں ہونی چاہیئے اور اس طور سے اس عظیم نیکی سے محروم نہ رہنا چاہیئے بلکہ ضرورت مند غریب و نادار کی تنگدستی میں قرضہ کی صورت میں مدد کرنا فرض ہے۔

اور جب کوئی شخص کسی سے قرضہ کی رقم حاصل کرے تو اس کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے وعدہ اور معین کردہ وقت کے اندر اندر قرض ادا کر دے ہاں اگر اس دوران قرض دار پر کوئی مزید تنگدستی وارد ہو جائے تو اس کو تنگ نہ کرنا چاہیئے بلکہ اسے مزید مہلت دے دینی چاہیئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

فنظرۃ الی میسرۃ

کہ خوش حالی تک مہلت دینا قرض خواہ کا فرض ہے چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا:

من سرہ ان ینجیہ
اللہ من کرب یوم القیامۃ
فلینفس عن معسر او
یضع عنہ (مشکوۃ)

کہ جس شخص کے لئے یہ بات باعث مسرت و فرحت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کی تکالیف سے نجات دے دے اسے چاہیئے کہ تنگ دست شخص کو مہلت دے یا اس سے قرضہ کو معاف کر دے۔

گویا اسلامی تعلیم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص قرضہ کی ادائیگی میں دقت محسوس کرے تو ایسے شخص کو مزید سہولت دینی چاہیئے۔ بلکہ نیکی تو یہ ہوگی کہ اسے قرضہ ہی معاف کر دیا جائے۔ اس کے ساتھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ یہ ہے کہ وہ قرض خواہ کو قرضہ سے زائد بھی دیتے تھے۔ چنانچہ حضرت جابر کی روایت ہے۔

قال کان لی علی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم
دین فقضانی وزادنی

کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف قرض ادا کیا بلکہ اس سے زائد بھی مجھے دیا۔ یہ بات بھی یاد رہے کہ ایک ایسا شخص جو مالدار ہو اسے قرضہ کی ادائیگی کے معاملہ میں ٹال مٹول کی اجازت اسلام نے نہیں دی۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مطل الغنی ظلم فاذا
اتبع احدکم علی ملیٔ
فلیتبع (صحیح مسلم)

اور اس ٹال مٹول کی صورت میں اگر قرض خواہ سختی سے پیش آئے تو یہ اس کا حق ہے چنانچہ فرمایا:۔

فان لصاحب الحق مقالا
(صحیح بخاری)

کہ قرض خواہ کو کڑوی کسیلی کہنے کا حق دیا گیا ہے۔

بہرحال یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ قرض کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔ اس لئے اس کی ادائیگی کے بغیر چارہ نہیں۔ چنانچہ اس کی ادائیگی کی اہمیت کی طرف خدا تعالیٰ نے اس طور پر قرآن کریم میں کوئی توجہ دلائی کہ ورثاء کی تقسیم کے وقت ورثاء کے حصے نکالنے سے قبل قرض کی ادائیگی کو لازم قرار دیا۔

چنانچہ فرمایا

من بعد وصیۃ یوصی
بھا او دین۔
(سورۃ ال عمران)

کہ ورثاء کے حصے وصیت اور قرض کی ادائیگی کے بعد نکالے جائیں گے۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من مات وھو بری من
الکبر والغلول والدین
دخل الجنۃ

جو شخص اس حالت میں موت سے ہمکنار ہو کہ وہ تکبر۔ دھوکہ دہی اور قرض سے پاک ہوگا۔ ایسا شخص ہی جنت میں داخل ہوگا۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مقروض شخص کی نماز جنازہ اس وقت تک نہ پڑھایا کرتے تھے جب تک کہ کوئی شخص اس کی طرف سے قرضہ ادا کر دے۔ یا قرض خواہ قرضہ نہ معاف کر دے حضرت سلمۃ بن الاکوع کی روایت ہے:۔

کنا جلوسا عند النبی
صلی اللہ علیہ وسلم
اذا اتی بجنازۃ فقالوا صل
علیھا فقال ھل علیہ دین
قالوا ثلثۃ دنانیر قال ھل
ترک شیئا قالوا لا قال صلوا
علی صاحبکم قال ابو قتادہ
صل علیہ یا رسول اللہ وعلی
دینہ فصلی علیہ۔

(صحیح بخاری)

ہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ آیا۔ صحابہ نے عرض کی کہ حضور جنازہ پڑھا دیں۔ حضور نے پوچھا اس پر کوئی قرض تو نہیں جواب ملا تین دینار ہیں آپ نے فرمایا اس نے کوئی ترکہ چھوڑا ہے عرض کیا گیا نہیں آپ نے فرمایا تو اچھا پھر تم خود اپنے دوست کا جنازہ پڑھو۔ اس پر ابو قتادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کا قرضہ میرے ذمہ رہا۔ اس پر حضور نے اس کا جنازہ پڑھایا۔

الغرض قرض کی ادائیگی بروقت اور صحیح طور پر ادا کرنا قرض دار کا فرض ہے اور اس کے لئے اسے وقت سے قبل ہی ذہنی طور پر تیار رہنا چاہیئے۔ اور یونہی ٹال مٹول سے پرہیز اور احتراز کرنا چاہیئے اور قرض خواہ کو چاہیئے کہ اگر یہ دیکھے کہ قرض دار تنگدست ہے تو قرضہ کے لئے مزید مہلت دے دے یا پھر بالکل معاف کر دے۔

ولادت

خاکسار کی چھوٹی بہن آمنہ بیگم اہلیہ میر حسین محمود صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مورخہ ۱۲ اور ۱۳ مئی کی درمیانی رات بیٹا عطا فرمایا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک بنائے لمبی عمر عطا فرمائے اور ہم سب کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے آمین (محمد حسین مختار سیکرٹری اصلاح و ارشاد حلقہ مارٹن روڈ کراچی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: ۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کئے جارہے ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئیے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۱۲۱۹

میں حمیدہ بیگم زوجہ اقبال احمد صابری قوم مہاجر پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ابوظہبی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲-۴-۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۶۰۰/- روپے

۲۔ زیور طلائی ۲۰ تولے مالیت ۱۱۰۰/- روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔/ دینار بحرینی ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: حمیدہ بیگم زوجہ اقبال احمد صابری
گواہ شد: سید نفیس احمد بخاری ابوظہبی۔
گواہ شد: سید نذیر احمد ابوظہبی

مسل نمبر ۲۱۲۲۰

میں ولا نور المنصور بنت آر۔ احمد سارڈو صاحب قوم ..... پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن پاڈانگ انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۲-۶-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی ۱۴ گرام مالیت ۳۰۰۰/- روپیہ انڈونیشین۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰/- روپیہ انڈونیشین ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: الحاجہ ولا نور منصور بنت آر۔ احمد سارڈو
پاڈانگ انڈونیشیا۔
گواہ شد: آر۔ ایم سارڈو بوجانگ پاڈانگ انڈونیشیا
گواہ شد: صالح اے ماجدی مشنری پاڈانگ انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۱۲۲۱

میں نور المومنہ بنت الے اہلیہ ڈاکٹر احمد جوہری صاحب قوم انڈونیشین پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۵۵ء ساکن ..... انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۳-۱-۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی ۷۵ گرام مالیتی ۶۰۰۰/- روپے انڈونیشین (حق مہر کی رقم مندرجہ بالا زیور میں لگادی گئی ہے)

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۶۰۰۰ انڈونیشین روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: نور المومنہ نورنگ پارو ۵۵ بنداتکہ انڈونیشیا۔
گواہ شد: آر احمد سارڈو ولد آر۔ رنگ دیرو سانٹیکو۔ یوجاکرتا۔ انڈونیشیا
گواہ شد: ڈاکٹر احمد جوہری نورنگ پارو ۳۵ بندا اتجے۔ انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۱۲۲۲

میں تصدق احمد ولد منظور احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۳-۳-۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاتی ہے۔

العبد: تصدق احمد ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ
گواہ شد: مبشر احمد ولد رشید احمد صاحب ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ
گواہ شد: محمود احمد زعیم ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ

مسل نمبر ۲۱۲۲۳

میں مظفر حسین عباسی ولد محمد شفیع صاحب عباسی قوم عباسی قریشی پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الصدر شمالی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۳-۳-۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۹۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: مظفر حسین عباسی انسپکٹر بیت المال دار الصدر شمالی ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد: سید احمد شاہ۔ انسپکٹر تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد: نصر اللہ خان ناصر جنرل سیکرٹری سلسلہ احمدیہ مقیم نواب شاہ

مسل نمبر ۲۱۲۲۴

میں بشریٰ پروین زوجہ ماسٹر عبد الکریم صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۳-۴-۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر مبلغ ۸۰۰ روپے وصول شدہ

۲۔ کانٹے طلائی ۱½ تولہ قیمت ۵۲۵/- روپے

۳۔ ایک عدد انگوٹھی وزنی ½ تولہ مالیتی ۷۵

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامتہ: بشریٰ پروین زوجہ ماسٹر عبد الکریم صاحب محلہ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ۔
گواہ شد: مبشر احمد ولد حکیم محمد ابراہیم صاحب محلہ دار الیمن ربوہ۔
گواہ شد: ماسٹر عبد الکریم خاوند موصیہ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۱۲۲۵

میں مبارک احمد شاد ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۳-۴-۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

حصہ ۱/۲ مکان واقعہ محلہ دار العلوم غربی ربوہ رقبہ ایک کنال۔ اس میں میرا حصہ ۱/۲ ہے مالیتی ۳۰۰۰/- روپے ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۹۸ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: مبارک احمد شاد ولد محمد ابراہیم صاحب محلہ دار العلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد: مبشر احمد ولد حکیم محمد ابراہیم صاحب محلہ دار الیمن ربوہ
گواہ شد: جمال الدین ولد سراج الدین محلہ دار الیمن ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی احمدی نوجوان ایسا نہیں ہونا چاہیئے جسے قرآن کریم کا ترجمہ نہ آتا ہو

جو شخص قرآن کریم کا ترجمہ نہیں جانتا میرے نزدیک وہ حقیقی مسلمان نہیں ہے

(فرمودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"میں نوجوانوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ان میں خصوصیت کے ساتھ کوئی ایسا آدمی نہیں ہونا چاہیئے جو قرآن کریم کا ترجمہ نہ جانتا ہو۔ جس طرح ہر شخص وکیل تو نہیں بن سکتا لیکن ملک میں صحیح طور پر امن اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتا جب تک ہر شخص رائج الوقت قانون سے ایک حد تک واقف نہ ہو۔ اسی طرح ...

... قرآن کریم کی باریکیوں کو تم بے شک علماء پر چھوڑ دو لیکن معمولی احکام تو ہر شخص کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور ان کا جاننا اس کا فرض ہے میرے نزدیک جو شخص قرآن کریم کا ترجمہ نہیں جانتا وہ حقیقی مسلمان نہیں جب اسے پتہ ہی نہیں کہ خدا تعالیٰ نے کیا کہا ہے تو وہ اس پر عمل کیسے کرے گا۔ یہ غلط ہے کہ صرف نماز روزہ زکوٰۃ اور حج ہی قرآنی احکام ہیں ان کے علاوہ اور ہزاروں احکام سے قرآن کریم بھرا پڑا ہے ان کے علاوہ کچھ فکری اور عملی اعمال ہوتے ہیں۔ پھر ان کا تعہد اور نگرانی کرنے والے اخلاق ہیں۔ جب تک ان کا علم نہ ہو اور ان کے مطابق انسان کا عمل نہ ہو۔ اس وقت تک نہ نماز نماز رہتی ہے اور نہ زکوٰۃ زکوٰۃ رہتی ہے۔

بھیرہ کے مشہور تاجر جو تجارت کے لئے بخارا کی طرف جایا کرتے تھے اور بہت نفع حاصل کرتے تھے جب ان کے پاس دولت زیادہ ہو گئی تو لالچ بڑھ گیا اور زکوٰۃ دینے میں کوتاہی شروع کر دی۔ وہ بڑے بڑے تاجر تھے اور ہر ایک کی دس دس پندرہ پندرہ ہزار زکوٰۃ نکلتی تھی۔ ان دنوں زکوٰۃ اس طرح ادا کی جاتی تھی کہ وہ سکوں یا سونے چاندی سے گھڑے بھر لیتے اور ان کے اوپر دو تین سیر گندم ڈال دیتے پھر کسی طالب علم یا مسجد کے ملاں کو گھر لاتے کھلاتے پلاتے اور فراغت کے بعد گھڑے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے کہ میاں یہ سب کچھ تمہاری ملکیت ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیتے تم اسے اٹھا کر کہاں لے جاؤ گے میرے پاس ہی فروخت کر دو۔ طالب علم اور ملاں یہ جانتے تھے کہ انہوں نے دینا تو کچھ بھی نہیں صرف ایک بہانہ ہے جو کچھ ملے لے لو وہ کہتے اچھا پانچ سات روپے میں یہ گھڑا میں آپ کے پاس فروخت کرتا ہوں اس طرح وہ زکوٰۃ بھی دے دیتے اور واپس بھی لے لیتے اور سمجھ لیتے کہ ہم نے زکوٰۃ کے حکم پر عمل کر لیا ہے۔ اگر وہ لوگ سارا قرآن کریم پڑھتے تو انہیں اور احکام بھی معلوم ہو جاتے اور سمجھ لیتے کہ ہمارا یہ زکوٰۃ دینا محض دکھاوا ہے اور خدا تعالیٰ سے دھوکہ ہے اور ہم دوسرے عذاب کے مستحق ہیں نماز کے متعلق بھی یہی بات ہے۔ بعض نمازیوں کے متعلق بھی یہی بات ہے بعض نمازیوں کے متعلق خدا تعالیٰ نے فویل للمصلین فرمایا ہے۔ یعنی ان کے لئے ہلاکت اور عذاب ہے اگر ہر نماز نماز ہوتی تو خدا تعالیٰ یہ کیوں کہتا دراصل وہ لوگ ظاہری طور پر نماز تو ادا کرتے ہیں لیکن اسے شکل ایسی دے دیتے ہیں کہ وہ ان کے لئے بجائے موجب رحمت بننے کے موجب عذاب بن جاتی ہے۔

پس قرآن کریم کا ترجمہ جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ اور اگر تھوڑا سا بھی تعہد کیا جائے تو یہ کوئی مشکل امر نہیں ہے"

(مشعل راہ ص ۴۲۶، ص ۴۲۷)

دانت اور مسوڑھے

خراب ہوں تو خون اور پیپ اور جراثیم خوراک کے ساتھ معدہ اور انتڑیوں میں پہنچ کر کئی بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔

اینٹی کیریز ۔ اینٹی پائیوریا

ٹوتھ کیور

دانتوں کا بہترین علاج ہیں۔ تفصیلی رسالہ مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمیکل کمپنی ربوہ فون نمبر ۶۶۶ / ۶۶۷

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۱۵ جون۔ صوبہ پنجاب میں دفعہ ۱۴۴ کے تحت عام جلسوں کے انعقاد پر پابندی ختم کر دی گئی ہے تاہم سرعام ہتھیار لے کر چلنے پر پابندی بدستور قائم رہے گی۔ حکومت کے ایک ترجمان نے بتایا کہ جلسوں میں فرقہ وارانہ مسائل کو ہوا دینے کی قطعاً اجازت نہیں دی جائے گی جو لوگ عام جلسوں میں فرقہ وارانہ مسائل پر اظہار خیال کریں گے۔ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

پشاور ۱۵ جون سرحد کی صوبائی اسمبلی کی خالی نشست کا ضمنی انتخاب مکمل ہو گیا ہے۔ غیر سرکاری اطلاع کے مطابق نیشنل عوامی پارٹی کے امیدوار عبدالعزیز خان نے سب سے زیادہ ووٹ حاصل کئے ہیں۔

ہیگ ۱۵ جون۔ بین الاقوامی عدالت انصاف کا اجلاس ۱۹ جون کو منعقد ہو گا جس میں پاکستان کی اس درخواست پر غور کیا جائے گا کہ عدالت پاکستان کے جنگی قیدیوں پر مقدمہ چلانے کے خلاف حکم امتناعی جاری کرے اور بھارت کی حکومت کو کہے کہ وہ پاکستانی جنگی قیدی بنگلہ دیش کی انتظامیہ کے سپرد نہ کرے۔

نئی دہلی ۱۵ جون۔ بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی گزشتہ شب یوگوسلاویہ اور کینیڈا کے تین روزہ دورہ پر روانہ ہو گئیں۔

اسلام آباد ۔ ۱۵ جون۔ پاکستان اور جمہوریہ کوریا کے مابین کل ایک ثقافتی معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔

اسلام آباد ۔ ۱۵ جون۔ چیف الیکشن کمشنر نے سینٹ کے انتخابی پروگرام کا اعلان کر دیا ہے۔ پروگرام کے مطابق پنجاب ۴ جولائی کو سندھ ۶ جولائی کو اور بلوچستان میں ۸ جولائی کو اور سرحد میں ۱۰ جولائی کو سینٹ کا انتخاب ہو گا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ

ہفتہ زیر رپورٹ ۷ جون تا ۱۳ جون تک چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ کا چندہ ۴۵۵/۲۵ وصول ہوا ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ یہ رفتار اس چندہ کی بہت کم ہے بہنوں کو اپنے وعدہ جات جلد از جلد پورے کرنے چاہئیں۔ تا تعمیر کا کام شروع کیا جا سکے ۵۰۰ یا اس سے زائد ادا کرنے والی بہنوں کے نام نئے تعمیر شدہ دفتر میں کندہ کروائے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

لجنہ مردان	۵۵/- روپے	لجنہ حزب شاپ	۲۵ پیسے
لجنہ ننکانہ صاحب	۳۰/- "	متفرق	۳۷۰ روپے

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

زعماء کرام انصار اللہ توجہ فرمائیں

مکرم محمد ابراہیم صاحب ظفر انسپکٹر انصار اللہ مرکزیہ ضلع مظفر گڑھ اور ضلع ڈیرہ غازی خان کی مجالس انصار اللہ کے دورہ کے لئے مرکز سے روانہ ہو رہے ہیں براہ مہربانی ناظمین اضلاع و جملہ زعماء کرام سے درخواست ہے کہ مجلس کے دیگر امور کے علاوہ وصولی چندہ کے سلسلہ میں بھرپور تعاون فرماتے ہوئے عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

عاجز کے لڑکے لطیف شاہد ایم اے کو جو نصرت جہاں اکیڈیمی وا (غانا) میں پڑھاتا ہے کار کا حادثہ پیش آیا ہے ناک اور گھٹنوں پر زخم آئے ہیں اس کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (فضل الرحمن امیر جماعت احمدیہ بھیرہ)